وسطیٰ بشمول افغانستان فوجی لحاظ سے فوری طور پر نکلنا ہوگا۔ ورنہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ سوویت یونین کی یاد دوبارہ تازہ کردے گا اور کوئی اس کا پرسانِ حال نہیں ہوگا۔

دوسری طرف اس کی درخواست ہے جو اس دفعہ یہودیوں کی بجائے مسلم ممالک سے کی گئی ہے۔ اس پر بغلیں بجانے کی بجائے سوچنے کی ضرورت ہے۔ امریکہ جو مسلمانوں کی ہر قدم تذلیل کا موجب ہے۔ اسلامی اقدار کے ساتھ بدترین تعصب کا برتاؤ کرتا ہے۔ اس کے پیشِ نظر اب بھی صرف اور صرف ارضِ فلسطین پر ناجائز یہودی ریاست کی محافظت ہے۔ چاہے اس کے لیے اردگرد کے مسلمانوں کو ختم ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ ایک دفعہ تو صدر بش کے ذاتی مشیر نے یہ مشورہ بھی دیا کہ سپر پاور ہونے کے ناتے امریکہ کو حج کے موقع پر مکہ معظّمہ میں خانہ کعبہ پر ایٹم بم گرا دینا چاہیے۔ اگر وہ امریکہ مدد مانگ رہا ہے تو بڑا سنہری موقع ہے کہ اُس سے پہلے شرائط منوائیں اور ان پر فوری عمل بھی ہو۔ وہ خونین بھیڑیا ہے اور دمِ تحریر تک لاکھوں افغان مسلمانوں کے خونِ ناحق میں ڈبکیاں لگا چکا ہے۔ وہ کسی مسلمان حکمران کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھتا۔ وہ تو نئی رومن ایمپائر قائم کر کے پوپ کو خوش کرنا چاہتا ہے۔ اس کی مدد کرنا تو دشمن کو طاقت ور کرنے کے مترادف ہے۔ اُسے یاد کرایا جائے کہ:

(الف) تم یہودیوں کے دوست اور محافظ ہو۔ اس کڑے وقت میں ان سے مدد مانگو۔

(ب) مسلمانانِ عالم کو تم نے ہمیشہ زِچ کیا، ان کا بے تحاشا قتل عام کیا اور اب بھی کر رہے ہو۔ یہ دوستی نہیں دشمنی ہے۔

(ج) مسلم ممالک میں بالجبر فوجی اور سی آئی اے کے اڈے قائم کیے ہوئے ہیں۔

(د) افریقی مسلم ریاستوں کو باہم دگر دست وگریباں کرا کے وہاں عیسائی حکومتیں قائم کرا رہے ہو کہ مسلمان حکومت کی قابلیت سے عاری ہیں۔

(ر) دشمنی کی تازہ مثال یہ ہے کہ انڈیا سے جوہری معاہدہ جبکہ پاکستان کا مطالبہ بیک جنبشِ قلم مسترد کر دیا گیا۔ پختون قبائلیوں کا خون بہانا شروع کیا۔ یہ کھیل ابھی تک جاری ہے۔

(س) یہودیوں کی طرح پاکستان میں قادیانیوں کی حفاظت کر رہے ہو۔

غیر جانبدار عالمی مبصرین کے مطابق امریکہ قریب المرگ ہے۔ اسے پوری طرح مرنے دینا چاہیے۔ اگر عرب مسلمان اس موت گزیدہ اینا کونڈا سے بھی ڈرتے ہوں تو بے شک اُس کی مدد کریں اور خود مرنے کے لیے تیار رہیں۔

لالے بڑے چالاک لالے

عبدالمنان معاویہ

ممبئی کے اوبرائے ہوٹل اور تاج ہوٹل کے سانحات پر پاکستان کے صدر اور وزیر اعظم کے علاوہ سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے سربراہوں نے افسوس کا اظہار کیا۔ لیکن دوسری جانب ہمسایہ ملک بھارت جس کے ساتھ محبت کی پینگیں ڈالنے کی باتیں کی جارہی ہیں۔ مسلسل الزام تراشی کے علاوہ دھمکی تک پاکستان کو دے رہا ہے۔ ایسے حالات میں وزیر اعظم پاکستان سید یوسف رضا گیلانی نے دیگر سیاسی جماعتوں کے سربراہوں سے رابطے کیے جو کہ ایک خوش آئند بات ہے۔ کہ تمام سیاسی پارٹیوں کو اعتماد میں لے کر اور ان کے صحیح مشوروں پر عمل کر کے کوئی اچھا قدم اٹھایا جائے جو ملک وملت کے مفاد میں ہو۔

جنرل (ر) حمید گل صاحب کے بیان نے سو فیصد صحیح پاکستانی نمائندگی کی ہے کہ بھارت یہ سمجھ لے ہم کچھ بھی نہ ہوں لیکن ہم ''مجاہد'' ضرور ہیں۔ جنرل صاحب بے شک ریٹائرڈ ہو چکے ہیں لیکن سچے پاکستانیوں کے وہ اب بھی جنرل ہیں۔

اوبرائے ہوٹل اور تاج ہوٹل کا جو واقعہ رونما ہوا ہے۔ اس کے متعلق چند باتیں بڑی قابل غور ہیں جنھیں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، ہم ترتیب وار بیان کرتے ہیں۔

(۱) جن لوگوں نے اوبرائے ہوٹل اور تاج ہوٹل میں لوگوں کو قیدی بنایا اور بھارتی حکومت پر اپنے مطالبات پیش کیے، وہ خود کو حیدر آباد دکن کی ''دکن مجاہدین'' نامی تنظیم کے رُکن بتلا رہے ہیں۔ پھر یہ ہوٹل جس کمپنی کے زیر انتظام ہے یعنی (TATA) کمپنی۔ ان کا کہنا ہے کہ حیران کن بات یہ ہے کہ ان دہشت گردوں کو ہوٹل کے خفیہ انتظامات کا کیسے علم ہوگیا؟'' کیا یہ بات بھی اندرونی سازش کا پتا نہیں دیتی؟

(۲) ابھی تک ملزمان گرفتار نہیں ہوئے تھے۔ بھارت نے الزام پاکستان پر لگا دیا۔ کیا یہ تعصب کی انتہا نہیں؟ منموہن سنگھ تو واضح فرماتے ہیں کہ ملزمان کے پاکستانی ہونے کے شواہد موجود ہیں، تو جنابِ مَن! لائیے وہ شواہد اور دنیا کے سامنے پیش کیجیے۔ لیکن اگر آنجناب کے پاس کچھ نہیں اور کہانی امریکیوں سے چُرا کر بنائی جارہی ہے تو اتنا یاد رکھیے کہ یہ افغانستان نہیں ہے۔

(۳) ہوٹل میں کئی غیر ملکی سیاح بھی موجود تھے جن میں ایک اسرائیلی فیملی بھی تھی اور اس اسرائیلی فیملی کو دہشت گردوں نے قتل کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اگر یہ بھارتی ڈرامہ ہوتا تو اسرائیلی فیملی کو قتل نہ کیا جاتا کیونکہ اسرائیل کے ساتھ